گرداس پور میں بی جے پی کی راہ آسان نہیں

سرحد سے متصل پارلیمانی حلقے میں چار امیدواروں میں مقابلہ

2009 کے الیکشن میں کانگریس کے ٹکٹ پر بجوانے ونود کھنہ کو ہرایا تھا۔ اس مرتبہ بی جے پی نے دنیش سنگھ کو ٹکٹ دیا ہے جبکہ کانگریس نے سکھجندر سنگھ رندھاوا کو میدان میں اتارا ہے۔ پنجاب میں عام آدمی پارٹی اور کانگریس الگ الگ چناؤ لڑ رہے ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے امیدوار امن شیر سنگھ کلسی ہیں۔ پنجاب میں تمام سیاسی پارٹیاں اپنے طور پر الیکشن لڑ رہی ہیں اور شرومنی اکالی دل نے دلچسپ چیما کو ٹکٹ دیا ہے۔ گرداس پور میں ملی جلی آبادی والا حلقہ ہے اس سیٹ پر ہندو ووٹوں کا کافی اثر ہے۔ ونود کھنہ اس حلقہ میں دو مرتبہ الیکشن جیت چکے ہیں۔ ان کے انتقال کے بعد سنیل جاکھڑ نے ضمنی الیکشن میں کامیابی حاصل کر کے بی جے پی کو کراری شکست دی تھی۔

2009 کے الیکشن میں کانگریس کے ٹکٹ پر بجوانے ونود کھنہ کو ہرایا تھا۔

2014 کے لوک سبھا الیکشن میں ونود کھنہ نے کانگریس کے پرتاپ سنگھ باجوہ کو ہرایا تھا۔

موت کے بعد ہوا تھا۔ 2017 کے الیکشن میں سنیل جاکھڑ نے کھنہ کی شریک حیات سورن سالاریا کو ہرایا تھا۔

جاکھڑ کے بیٹے ہیں۔ 2017 کے ضمنی انتخابات میں کامیاب ہوئے تھے۔ یہ الیشن باہی ووڈ کے اداکار ونود کھنہ کی

سنیل جاکھڑ جو کہ سابق اسپیکر لوک سبھا آنجہانی بلرام جاکھڑ کے بیٹے ہیں۔ 2017 کے ضمنی انتخابات میں کامیاب ہوئے تھے۔ یہ الیشن بالی ووڈ کے اداکار ونود کھنہ کی شریک حیات سورن سالاریا کو ہرایا تھا۔ 2014 کے لوک سبھا الیکشن میں ونود کھنہ کو کانگریس کے پرتاپ سنگھ باجوا کو ہرایا تھا۔

آدمی پارٹی کا امیدوار محض 2.51 فیصد ووٹ یعنی محض 27،744 ووٹ حاصل کر پایا تھا۔

سنیل جاکھڑ جو کہ سابق اسپیکر لوک سبھا آنجہانی بلرام جاکھڑ کے بیٹے ہیں۔ 2017 کے ضمنی انتخابات میں کامیاب ہوئے تھے۔ یہ الیشن باہی ووڈ کے اداکار ونود کھنہ کی شریک حیات سورن سالاریا کو ہرایا تھا۔ 2014 کے لوک سبھا الیکشن میں ونود کھنہ نے کانگریس کے پرتاپ سنگھ باجوا کو ہرایا تھا۔ اس مرتبہ بی جے پی نے دنیش سنگھ کو ٹکٹ دیا ہے جبکہ کانگریس نے سکھجندر سنگھ رندھاوا کو میدان میں اتارا ہے۔ پنجاب میں عام آدمی پارٹی او رکانگریس الگ الگ چناؤ لڑ رہے ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے امیدوار امن شیر سنگھ کلسی ہیں۔ پنجاب میں تمام سیاسی پارٹیاں اپنے طور پر الیکشن لڑ رہی ہیں اور شرومنی اکالی دل نے دلچسپ چیما کو ٹکٹ دیا ہے۔

گرداس پور میں ملی جلی آبادی والا حلقہ ہے اس سیٹ ہندو ووٹوں کا کافی اثر ہے۔ ونود کھنہ اس حلقہ میں دو مرتبہ الیکشن جیتے ہیں۔ ان کے انتقال کے بعد سنیل جاکھڑ نے ضمنی الیکشن میں کامیابی حاصل کر کے بی جے پی کو کراری شکست دی تھی۔ مگر 2019 میں وہ سنی دیول کا مقابلہ نہیں کر پائے۔ سنیل جاکھڑ کا خاندان پرانا کانگریسی خاندان ہے مگر امریندر سنگھ کے استعفیٰ کے بعد ان کو توقع تھی کہ کانگریس ایک ہندو چہرے کو اہمیت دے گی۔

جاکھڑ کو اس بات کی بھی توقع تھی کہ وہ ریاستی کانگریس کے صدر تھے مگر کانگریس نے ایک دلت سنگھ ایم ایل اے کو پنجاب کا وزیر اعلیٰ بنایا۔ اس وقت کانگریس کے اندر خلفشار ہوگی اور اینٹی ان کمبنسی اور عام آدمی پارٹی کے عروج کی وجہ سے کانگریس کو سخت جھٹکا لگا۔ کانگریس اقتدار سے بے دخل ہوئی اور عام آدمی پارٹی نے حکومت بنائی ہے۔ ملک کے بدلے ہوئے حالات میں دہلی اور ہریانہ میں کانگریس اور عام آدمی پارٹی کے درمیان سمجھوتہ ہوا ہے مگر پنجاب میں دونوں پارٹیاں کسی اتفاق رائے پر نہیں پہنچ پائی ہیں اور تمام سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے طور پر الیکشن لڑ رہی ہیں۔

پنجاب میں بی جے پی کی موجودگی برائے نام ہے اور اپوزیشن یا غیر بھاجپائی پارٹیوں کے لیے کوئی ایسا فیکٹر نہیں ہے جو ان کو متحد کر بی جے پی کے خلاف پنجاب کے کسانوں میں ناراضگی ہے اور زمینی سطح پر اس کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس وجہ سے شرومنی اکالی دل نے بھی بی جے پی کے ساتھ اتحاد کرنے میں زیادہ دلچسپی نہیں دکھائی ہے۔

گرداس پور پارلیمانی حلقہ میں 9 اسمبلی حلقے ہیں یہ حلقے سجانپور، بھوا، پٹھان کوٹ، گرداس پور، دینا نگر، قادیان، بٹالہ، فتح گڑھ، چڑیان اور ڈیرہ نانک صاحب ہیں۔ ونود کھنہ اس حلقے سے چار مرتبہ 1998، 1999، 2004 اور 2014 میں ممبر پارلیمنٹ چنے گئے ہیں۔

❑❖❑

سابق آئی پی ایس افسر نے مقابلہ کثیر رخی بنا دیا

بہار میں بکسر پارلیمانی سیٹ کیلئے اس انتخابات میں چوطرفہ مقابلہ دیکھنے کو ملے گا۔ تقریباً تین دہائیوں سے گنگا کے کنارے واقع بکسر پارلیمانی سیٹ پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو کی پارٹی، اس وقت کی جنتا دل اور موجودہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے درمیان مقابلہ ہوتا رہا ہے۔ اس بار بکسر پولیس سروس (آئی پی ایس) افسر آنند مشرا، سابق ایم ایل اے دون یادو اور بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے اہل کمار کے انتخابی میدان میں داخل ہونے سے یہاں چوطرفہ مقابلہ دیکھنے کو ملے گا۔

2014 اور 2019 میں لگاتار دو بار بکسر کے برہمن اکثریتی علاقے سے جیتنے والے مرکزی وزیر اشونی کمار چوبے کا ٹکٹ منسوخ ہونے کے بعد، بی جے پی نے ان کی جگہ سابق ایم ایل اے متھلیش تیواری کو امیدوار بنایا ہے۔ متھلیش تیواری کو ٹکٹ ملتے ہی مسٹر چوبے نے احتجاج شروع کر دیا۔ آنند مشرا آسام کیڈر کے 2011 بیچ کے آئی پی ایس افسر ہیں۔ انہوں نے انڈین پولیس سروس سے استعفیٰ دے کر سیاست میں قدم رکھا ہے۔ قیاس آرائی تھی کہ آنند مشرا بکسر سے بی جے پی کے ٹکٹ پر لوک سبھا الیکشن لڑیں گے، لیکن پارٹی نے انہیں ٹکٹ نہیں دیا، جس کی وجہ سے وہ ناراض ہیں اور آزاد حیثیت سے انتخابی میدان میں اترے ہیں۔

بکسر لوک سبھا حلقہ جو کبھی کانگریس کا ناقابل تسخیر قلعہ کہلاتا تھا، اس وقت بی جے پی کے کنٹرول میں ہے۔ بدلتے ہوئے ماحول میں کانگریس کے ووٹر بی جے پی میں چلے گئے۔ 1984 کے بعد سے، کانگریس چالیس سال تک بکسر لوک سبھا سے پارلیمانی انتخابات نہیں جیت سکی۔

آر جے ڈی امیدوار سدھا کر سنگھ کی مشکلات بھی کم نہیں ہیں، سدھا کر سنگھ اپنے والد جگدانند سنگھ کی وراثت کو سنبھالنے کے لیے انتخابی جنگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ ان کے کمیل کو خراب کرنے کے لیے سابق وزیر اور آر جے ڈی سپریمو لالو پرساد یادو کے قریبی ساتھی دون پہلوان بھی آزاد حیثیت سے انتخابی جنگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ سدھا کر سنگھ کے ووٹ بینک کو توڑتے ہوئے نظر آ رہے ہیں، دون پہلوان کے بیٹے نرنجے یادو نے یہاں اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا، اتنا ہم بعد میں انہوں نے اپنا نام واپس لے لیا تھا۔ بہوجن سماج پارٹی نے بکسر لوک سبھا سیٹ سے انتخابی جنگ کا اعلان کر کے آر جے ڈی امیدوار سدھا کر سنگھ کی پریشانی میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔

بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے یہاں انتخابی میٹنگ کر کے ووٹروں سے پارٹی امیدوار کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے، مایاوتی نے کہا کہ پارٹیاں مذہب کے نام پر سیاست کر رہی ہیں۔

جہاں بی جے پی امیدوار مسٹر تیواری کو پی ایم مودی کی گارنٹی اور نیتیش کمار کی بہتر شبیہ کا بھروسہ ہے، وہیں آر جے ڈی امیدوار سدھا کر سنگھ کو آر جے ڈی سپریمو لالو پرساد یادو کی انتخابی حکمت عملی کے ساتھ ساتھ مسلم یادو (ایم وائی) پر بھروسہ ہے۔ اس کے ساتھ ہائیں بازو کی پارٹیوں اور کانگریس کے کیڈر ووٹوں کی بھی یقین دہانی ہے۔ سابق آئی پی ایس افسر مسٹر آنند مشرا نے کہا ہے کہ انہوں نے بطور آئی پی ایس خدمات انجام دیں۔ اب وہ مجھلی سطح پر کام کرنے کے لیے تنہا کھڑے ہیں۔ ان کے پاس سیاست میں اپنا راستہ خود طے کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس لیے وہ آزاد امیدوار کے طور پر الیکشن لڑ رہے ہیں۔

بکسر پارلیمانی حلقہ میں 6 ممبر اسمبلی حلقے ہیں یہ حلقے برہم پور، راج پور، بکسر، ڈمراؤں، پورہ، رام گڑھ، دیناراہیں۔

تاریخی طور پر بکسر میں شیر شاہ سوری نے مغل حکمراں ہمایوں کو ہرایا تھا۔ 1764 میں مشہور لڑائی بکسر کی لڑائی ہوئی تھی کہا جاتا ہے کہ یہاں کے گرد و شہ امیتر اے آشرم میں رام اور لکشمی نے ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔

1962 میں پارلیمانی حلقہ میں کانگریس کے اتنت پرساد شرما منتخب ہوئے تھے۔ 1967 میں کانگریس کے امیدوار رام سمجھ سنگھ ممبر پارلیمنٹ بنے تھے۔ 1971 میں اتنت پرساد شرما ایک بار پھر کانگریس کے ٹکٹ پر چنے گئے تھے لیکن ایمرجنسی کے بعد کانگریس اس سیٹ کو برقرار نہیں رکھ سکی اور انڈین نیشنل لوک دل کے ٹکٹ پر رام ناتھ تیواری ممبر پارلیمنٹ بنے لیکن 1980 اور 1984 میں کانگریس کے ٹکٹ پر کمل کانت تیواری ممبر پارلیمنٹ چنے گئے۔ 1989 اور 1991 میں بی جے پی ایم کے ٹکٹ پر جگ نرائن سنگھ ایم پی بنے۔ 1996، 1998، 1999 اور 2004 میں بی جے پی کے ٹکٹ پر لال منی چوبے منتخب ہوئے مگر 2009 میں بی جے پی کا جیت کا سلسلہ رکا اور راشٹریہ جنتا دل کے ٹکٹ پر جگدانند سنگھ ممبر پارلیمنٹ بنے۔ 2014 میں مودی لہر میں بی جے پی نے واپسی کی اور اشونی کمار چوبے ممبر پارلیمنٹ بنے۔ 2019 میں بھی اشونی کمار چوبے پھر امیدوار بنائے گئے۔

2014 اور 2019 میں لگاتار دو بار بکسر کے برہمن اکثریتی علاقے سے جیتنے والے مرکزی وزیر اشونی کمار چوبے کا ٹکٹ منسوخ ہونے کے بعد، بی جے پی نے ان کی جگہ سابق ایم ایل اے متھلیش تیواری کو امیدوار بنایا ہے۔ متھلیش تیواری کو ٹکٹ ملتے ہی مسٹر چوبے نے احتجاج شروع کر دیا۔ آنند مشرا آسام کیڈر کے 2011 بیچ کے آئی پی ایس افسر ہیں۔ انھوں نے انڈین پولیس سروس سے استعفیٰ دے کر سیاست میں قدم رکھا ہے۔ قیاس آرائی تھی کہ آنند مشرا بکسر سے بی جے پی کے ٹکٹ پر لوک سبھا الیکشن لڑیں گے۔ لیکن پارٹی نے انھیں ٹکٹ نہیں دیا، جس کی وجہ سے وہ ناراض ہیں اور آزاد حیثیت سے انتخابی میدان میں اترے ہیں۔

ووٹروں میں جوش : راجدھانی کے بمنا کھادر (میو وھار) میں رائے دھندگان کشتی سے پولنگ اسٹیشن جاتے ہوئے (تصویر : پی ٹی آئی)

نالندہ: جے ڈی (یو) اور سی پی آئی (ایم ایل) میں ٹکر

بہار کے نالندہ لوک سبھا سیٹ پر انتخابات کے ساتویں اور آخری مرحلے میں جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے موجودہ ایم پی کوشلندر کمار اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ-لیننسٹ (سی پی آئی-ایم ایل) کے پالی تنچ کے ایم ایل اے سندیپ سوربھ کے درمیان انتخابی جنگ دیکھنے کو ملے گی۔

1996 سے اب تک نالندہ میں صرف سمتا پارٹی اور جے ڈی یو کے امیدوار ہی جیت رہے ہیں۔ نیتیش کمار کی دعوت پر جارج فرنانڈیز سال 1996 میں سمتا پارٹی کے امیدوار بنے۔ انہوں نے 1998 میں سمتا پارٹی کے امیدوار کے طور پر اور 1999 میں جے ڈی یو کے امیدوار کے طور پر کامیابی حاصل کی۔ 2004 میں نیتیش کمار خود میدان میں اترے تھے۔

1996 سے اب تک نالندہ میں صرف سمتا پارٹی اور جے ڈی یو کے امیدوار ہی جیت رہے ہیں۔ نیتیش کمار کی دعوت پر جارج فرنانڈس سال 1996 میں سمتا پارٹی کے امیدوار بنے۔ انہوں نے 1998 میں سمتا پارٹی کے امیدوار کے طور پر اور 1999 میں جے ڈی یو کے امیدوار کے طور پر کامیابی حاصل کی۔ 2004 میں نیتیش کمار خود میدان میں اترے تھے۔

انہوں نے صرف ایک بار پارلیمنٹ میں اس نشست کی نمائندگی کی۔ گزشتہ 28 برسوں میں کئی پارٹیوں نے نیتیش کمار کے اس مضبوط قلعے کو توڑنے کی کوشش کی، لیکن کوئی بھی کامیاب نہیں ہوا۔ گزشتہ کئی لوک سبھا انتخابات سے نالندہ میں نیتیش کمار کا سکہ چل رہا ہے۔ نالندہ لوک سبھا سیٹ پر وزیر اعلیٰ نیتیش کمار کی گرفت اتنی مضبوط ہے کہ 2014 کے لوک سبھا انتخابات میں بھی جب پورے ملک میں مودی لہر تھی، یہاں سے جے ڈی یو کے امیدوار نے کامیابی حاصل کی تھی۔ جے ڈی یو سال 2014 میں بی جے پی سے الگ ہو گئی تھی۔ نیتیش کمار کی پارٹی جے ڈی یو صرف دو سیٹوں پر نیا اور راندہ جیتنے میں کامیاب رہی تھی۔ اس الیکشن میں جے ڈی یو نے اپنے موجودہ ایم پی کوشلندر کمار پر ایک بار پھر اعتماد کا اظہار کیا ہے، جب کہ انڈیا اتحاد کی حلیف مساوات انتخابی جنگ کو دلچسپ اور ٹکراؤ والی بنا سکتی ہے۔ یہ سیٹ سندیپ سوربھ کے لیے سخت امتحان ہے۔ نالندہ لوک سبھا حلقہ میں سات اسمبلی حلقے ہیں۔ یہاں چھ سیٹیں این ڈی اے اور ایک آر جے ڈی کے پاس ہے۔ نالندہ لوک سبھا حلقہ کے تحت بہار شریف اسمبلی سیٹ پر پی جے پی کا قبضہ ہے، راجگیر، بلہا، نالندہ، اسٹھوان اور ہرناوت پر جے ڈی یو کا قبضہ ہے اور اسلام پور اسمبلی سیٹ پر آر جے ڈی کا قبضہ ہے۔ نالندہ لوک سبھا میں کل ملا کر 22 لاکھ 77 ہزار 790 ووٹر ہیں، جن میں سے 11 لاکھ 90 ہزار 941 مرد، 10 لاکھ 86 ہزار 779 خواتین اور 70 تیسری جنس کے ووٹر ہیں۔ نالندہ کو کرمیوں کی اکثریت والا ضلع سمجھا جاتا ہے، یہاں سروان کے ووٹر بھی ہر الیکشن میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔

نالندہ پارلیمانی سیٹ سے جے ڈی یو، سی پی آئی (ایم ایل)، بہوجن سماج پارٹی سمیت 29 امیدوار اور 12 آزاد امیدوار میدان میں ہیں۔ (انڈیا الائنس) کا حصہ سی پی آئی (ایم ایل) ایک بار پھر اپنی سیاسی زمین پر پارٹی کا 'سرخ پرچم' لہرانے کی کوشش کر رہا ہے، جب کہ جے ڈی یو کے امیدوار یہاں چوتھی بار جیتنے کے لیے پُر جوش ہیں۔ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ نالندہ حلقہ میں کون سا امیدوار صحیح نشانے پر تیر 'مار کر اپنی پارٹی کا جھنڈا لہرانے میں کامیاب ہوتا ہے۔

❑❖❑

تلخیاں

حمنہ کبیر

- ممبئی: بھیک مانگ کر 3 گاؤں میں 3 ایکڑ کی زمین خریدلی۔

اب اس سے زیادہ اچھے دن کی توقع میں جینا خود کے ساتھ زیادتی ہوگی۔

- ''سیاست کرنی ہے تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کریں۔'' وزیر دفاع راجناتھ سنگھ

لیکن یہاں تو ساری سیاست ہی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ہوتی ہے۔

- ''جنگ کے بعد غزہ کا مکمل کنٹرول اسرائیل کے پاس ہونا چاہیے۔'' اسرائیلی کیا ملبوں اور قبروں پر سیاست بھگارنے کے لئے؟

- عجیب مصیبت میں جان ہے کہ ترقی کی جہاں بات کرو نہیں کہ لوگ اپوزیشن کا آدمی کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

- ''انتخابی نتائج کے فوراً بعد سندیش کھالی کا دورہ کروں گی۔'' ممتا بنرجی

انتخابی نتائج سے پہلے کیوں نہیں؟

- ''میں نے مسلمانوں کے خلاف کبھی بھی ایک لفظ نہیں بولا۔''

جب بھی بولا، بھر پور ہی بولا۔

- خبر: راہل گاندھی نے ایک عام دکان پر تجامت بنوائی۔

بی جے پی کے ذریعہ ہوئی 'تجامت' میں بھلا کون سی کمی باقی رہ گئی تھی؟

hamnaahvazi@gmail.com